

صحیح مسلم اور شرح نووی پر حضرت مولانا محمد یونس جوینپوری رحمۃ اللہ علیہ کے انمول تعلیقات

اور حضرت کے دیگر علمی کارنامے

از: یوسف شبیر احمد عفا اللہ عنہ، بلیکبرن یو کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت الاستاذ محدث العصر امیر المؤمنین فی الحدیث مولانا محمد یونس جوینپوری نور اللہ مرقدہ کے وفات کے کچھ عرصہ بعد والد محترم حضرت مفتی شبیر احمد صاحب اور مشفق و مکرم حضرت مولانا ایوب سورتی صاحب نے مشورہ دیا کہ حضرت کے صحیح مسلم کے تعلیقات و حواشی کو ترتیب دیکر انہیں طبع کیا جائے تاکہ طلبہ و اہل علم ان انمول جواہرات سے مستفید ہو سکے۔ بحمدہ تعالیٰ ان اکابر کے زیر نگرانی یہ کام شروع ہو چکا ہے، سو بندہ نے سوچا کہ اسکا مختصر تعارف اور اسکی ایک جھلک قارئین اور کھروڈ کے سینار میں حاضرین کے سامنے آجائے، نیز اتمام اللفائدہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر تعلیقات و علمی کارنامے کی ایک اجمالی فہرست بھی پیش کر دی جائے۔

صحیح مسلم اور شرح نووی پر تعلیقات و حواشی

حضرت رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۸۸ھ سے لیکر ۱۴۳۸ھ تک صحیح بخاری کا درس مسلسل پچاس سال تک دیتے رہے، اور اس دوران صحیح مسلم بھی بجز آخری چند سالوں کے آپ کے زیر تدریس رہی۔ حضرت کے تدریس کا طرز یہ تھا کہ صحیح بخاری پر مکمل کلام فرماتے تھے اور صحیح مسلم میں صرف ان مواضع پر کلام فرماتے تھے جہاں بخاری شریف میں اس کے متعلق کلام نہ ہوا ہو۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہندوستانی نسخہ استعمال فرماتے تھے جو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے حاشیہ کے ساتھ مطبوع ہے۔ اصلاً تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پوری کتاب میں اپنے ہاتھ سے عربی حواشی تحریر فرمائے تھے اور پھر ان حواشی کو کسی طالب علم یا کاتب سے ایک دوسرے نسخہ میں کاغذ رکھوا کر نقل کروائے تھے تاکہ پڑھنے میں آسانی ہو، لیکن اس میں کاتب کی طرف سے کچھ اغلاط ہیں اور بعض جگہ سقط بھی واقع ہے۔ بہر کیف، اصل نسخہ میں حضرت کی تحریر بہت صاف ہے لیکن کتاب میں جگہ کم ہونے کی وجہ سے خط بہت ہی باریک ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل عکس سے یہ بات واضح ہے۔

ہیں، کہیں مبہم قائل کی تعیین فرمادیتے ہیں، کہیں شرح حدیث میں اگر کوئی دوسری توجیہ ہو تو اسکو مع حوالہ کے درج کر دیتے ہیں، کہیں کسی متنفذ فی حدیث پر مزید روشنی ڈال دیتے ہیں، کہیں فقہی مذاہب کا خلاصہ مختصر اور ج فرمادیتے ہیں، کہیں نسخہ مطبوعہ میں اغلاط کی نشاندہی فرماتے ہیں، الغرض یہ شرح نووی کیلئے بہترین تکملہ ہے۔ اسی طرح اسناد، علل اور رجال سے متعلقہ مباحث، غریب الحدیث اور معانی سے متعلق افادات، اختلاف ائمہ اور فقہ الحدیث سے متعلق نکات، وغیرہ امور پر یہ تعلیقات مشتمل ہے۔

اسکے ساتھ ساتھ مقدمہ مسلم پر بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بہترین اور جامع حواشی ہے جو ایواقیت الغالیہ کی تیسری جلد میں مطبوع ہے۔ حضرت کی تمنا تھی کہ ان تعلیقات کو مقدمہ کے متن کے ساتھ طبع کیا جائے تاکہ پڑھنے اور پڑھانے والوں کیلئے آسانی ہو۔ ان شاء اللہ العزیز، ارادہ یہی ہے کہ ایسا ہی کیا جائے۔ نیز حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات اور صحیح مسلم کے متعلق نہایت ہی اہم مقدمہ ایواقیت الغالیہ کی تیسری جلد میں مطبوع ہے جسکو بھی شامل کر دیا جائیگا۔ اسکے علاوہ حضرت نے مشکاة المصابیح کی تدریس کے وقت فن حدیث کے متعلق ایک بہترین مقدمہ عربی میں تحریر فرمایا تھا جو اب تک غیر مطبوع ہے، چونکہ مسلم شریف کے مقدمہ میں عامۃ اس موضوع پر قدر تفصیل بحث ہوتی ہے، ان شاء اللہ العزیز اس کو بھی شامل کر دینے کا ارادہ ہے تاکہ ملہ متعلق بالفن والکتاب سب باتیں یکساں جمع ہو جائے۔ قارئین سے دعاء کی درخواست ہے کہ حق تعالیٰ شانہ تکمیل کی توفیق وسعادت سے نوازے اور حضرت شیخ کے علوم سے امت مسلمہ کو مستفید فرمائے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تعلیقات کے کچھ اقتباسات یہاں پیش کئے جاتے ہیں تاکہ قارئین کو ان تعلیقات کی ایک جھلک مل جائے:

(۱) حضرت امام مسلم رحمہ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ابواب درج کئے تھے یا نہیں، اس سلسلہ میں حضرت کامیلان اس طرف ہے کہ حضرت امام نے ابواب درج کئے تھے۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں: قال النووي في شرح مقدمة مسلم (ص ۱۵) تبعا لابن الصلاح (ص ۱۰۱): إن مسلماً رحمه الله رتب كتابه على الأبواب فهو مبوب في الحقيقة، ولكنه لم يذكر تراجم الأبواب فيها لئلا يزداد حجم الكتاب أو لغير ذلك. قال النووي: وقد ترجم جماعة أبوابه بتراجم، بعضها جيد وبعضها ليس بجيد، إما لقصور في عبارة الترجمة، وإما لركاكة لفظها، وإما لغير ذلك، وأنا إن شاء الله أحرص على التعبير عنها بعبارات تليق بها في مواضعها، انتهى. وقال الأبي في شرح مسلم (۴۸/۱): إن الأولى بالقاري أن يصرح بقراءة الترجمة فيقول: كتاب كذا، أما أولاً فإنها جزء من المصنف الذي أخذ في قراءته ويتأكد ذلك في مرید الرواية. وأما ثانياً فلأنها تفتقر إلى البيان كغيرها من مسائل ذلك التصنيف. قال السنوسي في شرحه: هذا صحيح في التراجم التي وضعها مؤلف الكتاب كتراجم البخاري ونحوه، وأما مثل تراجم كتاب مسلم هذا فقد لا يسلم فيها ما ذكره، لأنها ليست من وضع مسلم حتى يصدق عليها أنها جزء من الكتاب ويطلب القاري بقرائتها، وإنما هي من وضع المشايخ، ولذا نجد الاختلاف فيها كثيراً بحسب اختلاف اختياراتهم فلا ينهض فيها ما ذكره، والله أعلم. وهذا الذي ذكره السنوسي هو الذي مشى عليه الكشميري وآخرون، ولكن صرح أبو نعيم الأصبهاني في مستخرجه على مسلم والقاضي عياض (۱۶۰/۲) والجمال الزيلعي (۵۹/۲ و ۶۶) وآخرون بنسبة التراجم إلى مسلم، وكأنه هو الأقرب، والله أعلم.

(۲) حضرت امام مسلم مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں: فإنك يرحمك الله. یہ خطاب کس کو ہے؟ عام شرح اس سے سکت ہیں۔

حضرت تحریر فرماتے ہیں: هذا الخطاب فيما يظهر لي لأبي الفضل أحمد بن سلمة النيسابوري، ثم رأيت الخطيب قال في ترجمة أحمد بن سلمة (١٨٦/٤): رافق مسلم بن الحجاج في رحلته إلى قتيبة بن سعيد، وفي رحلته الثانية إلى البصرة، وكتب بانتخابه على الشيوخ، ثم جمع له مسلم الصحيح في كتابه.

(۳) عنعنہ کے متنازع فیہ مسئلہ میں حضرت نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی اکثر ذکر کردہ اسانید میں سماع کو مع حوالہ کے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ ان کو ذکر کرنے کے بعد حضرت امام مسلم کی اس عبارت لم يحفظ عنهم سماع کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں:

قلت: هذا فيه نظر، فقد ثبت السماع لكثيرين كما بيناه مفصلا. اسی طرح حضرت نے اس مسئلہ کی طرف نبراس الساری میں (جلد ۱، صفحہ ۲۹۷) اشارہ فرمایا ہے اور اپنے نرالے انداز میں پورے بحث کا خلاصہ پیش کر دیا ہے، حضرت تحریر فرماتے

ہیں: ومعنى عن فلان أني أتجاوز إلى الرواية عن فلان، والنعنة إن كان من غير المدلس وثبت لقي الراوي شيخة فلا اختلاف في الاعتقاد عليها، وإن لم يثبت بل أدركه بالزمان ذهب جمع كعلي بن المديني والبخاري إلى أنه لا يعتمد عليه. وذهب مسلم إلى أنه معتمد عليه، وحكا في مقدمة صحيحه عن المحدثين، وأورد أمثلة لها وادعى أنها عند المحدثين معتبرة، لكن يجاب عنه بأن الذين اعتمدوا تلك المعينات فإنما ذلك لثبوت سماع بعضهم من بعض لا أنهم اقتصروا على مجرد المعاصرة، وذلك مبين فيما علق على مقدمة مسلم، ولم يوجد تصريح السماع في بعض الأمثلة، وذلك لقلة التفتيش منا، وإن كانت النعنة من مدلس فلا يعتمد مخافة التدليس۔ (نیز نبراس الساری کی دوسری جلد صفحہ ۴۵۷ ملاحظہ فرمائے)۔ عبارت مذکورہ سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام بخاری مطلقاً صحت کیلئے اشتراط لقا کے قائل ہے برخلاف اس رائے کے کہ انہوں نے صرف اپنی صحیح میں اس بات کا التزام کیا جیسا کہ حافظ ابن کثیر، علامہ بلقینی، مفتی محمد فرید، مفتی محمد رفیع عثمانی، وغیرہ ایک جماعت کی رائے ہے، نیز یہ کہ حضرت کا میلان بھی امام بخاری کے مسلک کی طرف ہے، ولس المحل للتفصيل، وقد فصلت الكلام في تعليقاتي على مقدمة الإمام مسلم۔

(۴) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ حدیث أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه ولفائه ورسله وتؤمن بالبعث الآخر (جلد ۱، صفحہ ۲۹) کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں: ليس المراد باللقاء رؤية الله تعالى فإن أحدا لا يقطع لنفسه برؤية الله تعالى لأن الرؤية مختصة بالمؤمنين ولا يدري الإنسان بماذا يختم له. اس پر حضرت شیخ تحریر فرماتے ہیں: وما نفاه النووي حكاه البيهقي في شعب الإيمان (٢٩٦/٢) عن الخطابي وجاعة واختاره.

(۵) باب بیان کفر من قال مطرنا بالنوء (جلد ۱، صفحہ ۵۹) میں حدیث فذلك كافر بي مؤمن بالكوكب کے ضمن میں حضرت تحریر

فرماتے ہیں: وإنما يكون كافرا إذا اعتقد أن نزول المطر من فعل الكوكب، وأما إذا ظنه علامة فلا، وإلى ذلك أشار مالك، فذكر حديث الباب أولا إشارة إلى المعنى الأول. ثم ذكر حديث: إذا نشأت بحرية ثم تشاءمت فتلك عين غدقة، إشارة إلى المعنى الثاني. نبه على ذلك الباجي والمازري وغيرهما. وهذا الأثر من الأحاديث الأربعة في الموطأ

التي لا توجد إلا بلاغا كما أفاده ابن عبد البر وغيره، وزعم بعض المتأخرين أنه وجدها موصولة، وأن ابن الصلاح وصلها، أفاده محمد بن جعفر الكتاني في الرسالة المستطرفة (ص ٦).^١

(٦) باب تحريم الكبر وبيانہ (جلد ١، صفحہ ٦٥) میں حدیث لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من كبر. قال رجل: إن الرجل يحب أن يكون ثوبه حسنا ونعله حسنة؟ قال: إن الله جميل يحب الجمال، الكبر بطر الحق وغمط الناس کے ضمن میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: هذا الحديث من أفراد مسلم عن البخاري، وقد عزاه غير واحد لمسلم فقط، منهم صاحب المشكاة (ص ٤٣٣) والحافظ ابن حجر في الفتح (٢٢١/١٠ و ٤٠٩)، ويفهم من كلام النووي أن البخاري أخرجه إذ قال: قوله: وغمط بالطاء المهملة، هكذا في نسخ صحيح مسلم. قال القاضي عياض: لم يرو هذا الحديث عن جميع شيوخنا هنا وفي البخاري إلا بالطاء انتهى. قال العبد الضعيف: ولا يوجد في البخاري لفظ الغمط.

(٧) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت (جلد ١، صفحہ ٩٥) أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بوادي الأزرق فقال: أي واد هذا؟ فقالوا: هذا وادي الأزرق. قال: كأي أنظر إلى موسى عليه السلام هابطا من الثنية، وله جوار إلى الله بالتلبية. ثم أتى على ثنية هرشي فقال: أي ثنية هذه؟ قالوا: ثنية هرشي، قال: كأي أنظر إلى يونس بن متى عليه السلام على ناقه حمراء جعدة عليه جبة من صوف، خطام ناقته خلبة وهو يليي کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: قال العلامة الكشميري في عقيدة الإسلام (ص ٣٥): ذكر هذين النبيين، لأنها لعلها لم يجبا في حياتهما الدنيوية. وقال في الحاشية: ثم رأيت في الوفاء (١٦٧/٢) ما يغيّره فراجعه ولا بد، انتهى. قلت: امتثلت ما أمره به، فرأيت صاحب الوفاء ذكر عدة روايات دالة على حج موسى بن عمران، منها ما أخرجه ابن شبة عن جابر مرفوعا: أقبل موسى وهارون حاجين فمرا بالمدينة، الحديث. وذكر شيخنا في الأوجز (٢٩٧/٣) عن شرح ابن حجر على مناسك النووي أن جميع الأنبياء حجوا، وراجعہ.^٢

(٨) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع روایت (جلد ١، صفحہ ٩٦) إن الله تبارك وتعالى ليس بأعور، ألا إن المسيح الدجال أعور، عين اليمنى كأن عينه عنبة طافية کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: أفاد الحافظ ابن تيمية في فتاويه (٤٧٦/٢) أن ابن الخطيب يعني الإمام فخر الدين الرازي أنكر أن يكون النبي صلى الله عليه وسلم قال هذا، لأن ظهور دلائل الحدوث والنقص على الدجال أيمن من أن يستدل عليه بأنه أعور. قال ابن تيمية: فلما رأينا حقيقة قول الاتحادية وتدبرنا ما وقعت فيه النصرانية والحلولية، ظهر سبب دلالة النبي صلى الله عليه وسلم لأتمته بهذه العلامة،

^١ والأمر كما قاله محمد بن جعفر الكتاني، فقد كتب الحافظ ابن الصلاح رسالة وجيزة في وصل هذه البلاغات الأربعة، طبعها الشيخ عبد الله بن محمد بن الصديق الغاري، ثم تبعه الشيخ عبد الفتاح أبو غدة وألحقها في نهاية توجيه الأثر إلى أصول الأثر للعلامة طاهر الجزائري (ص ٩١٢). وهذه الرواية وصلها ابن الصلاح بسنده ثم قال (ص ٩٢٨): رواه الثقة ابن أبي الدنيا في كتاب المطر له، وفيه استدراك على الحافظين حمزة بن محمد وابن عبد البر، وليس إسناده بذاك لمكان محمد بن عمر، والظاهر أنه الواقدي، والله أعلم، انتهى.

^٢ قال ابن حجر المكي في حاشيته على مناسك النووي (ص ٨): قوله (وهو شعائر أنبياء الله تعالى) ظاهره أن سائر الأنبياء حجوا، لأنه جمع مضاف، فيعم، وهو الظاهر، انتهى، وبسط الكلام.

فإنه بعث رحمة للعالمين، فإذا كان كثير من الخلق يجوز ظهور الرب في البشر أو يقول إنه هو البشر، كان الاستدلال على ذلك بالعبور دليلاً على انتفاء الإلهية عنه، انتهى.

(۹) سترۃ المصلی کے ابواب (جلد ۱، صفحہ ۱۹۷) میں اسناد حدثنا عبد اللہ بن ہاشم بن حیان العبدی، حدثنا وکیع، عن سفیان، عن سالم أبي النضر کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: قال الزیلعی (۸۰/۱): لا أدري سفیان أهو الثوري أو ابن عيينة. قال: الذي يظهر أنه ابن عيينة. وأيد ذلك بأن ابن ماجه أخرجه وأخرج قبل ذلك من طريق هشام بن عمار عن سفیان بن عيينة عن أبي النضر به. قلت: الراجح بل الصواب أنه الثوري، فإن وکیعاً معروف بالرواية عن سفیان الثوري دون ابن عيينة، وقد جزم الحافظ ابن حجر أنه الثوري.

(۱۰) باب الصلاة في ثوب واحد (جلد ۱، صفحہ ۱۹۸) میں حدیث عن أبي هريرة أن سائلاً سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلاة في الثوب الواحد؟ فقال: أولكلكم ثوبان؟ کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: قال الحافظ (۲۹۸/۱): لم أقف على اسمه، لكن ذكر شمس الأئمة السرخسي الحنفي في كتابه المبسوط أن السائل ثوبان.^۳

(۱۱) جلد ۲، صفحہ ۳ میں سطر ۴ پر حدثنا يحيى بن أيوب کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: أخرجه المصنف بهذا السند (۴۵۴/۱) في النكاح.

(۱۲) باب ثبوت خيار المجلس (جلد ۲، صفحہ ۶) میں ایک جگہ شرح نووی میں یہ عبارت ہے: ونقل ابن المنذر في الإشراق. حضرت شیخ تحریر فرماتے ہیں: كذا في المصرية والنسخة التي على هامش القسطلاني (۲۸۲/۸) الإشراق بالقاف، والصواب: الإشراف بالفاء. راقم السطور عرض کرتا ہے کہ علامہ ابن المنذر کی یہ کتاب الاشراف مطبوع ہے۔

(۱۳) باب من يخدم في البيع (جلد ۲، صفحہ ۷) میں حدیث من بايعت فقل لا خلافة کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: استدل به على أنه لا يحجر على الحر البالغ، وهو قول أبي حنيفة. وقال الجمهور: يحجر عليه، وهو قول أبي يوسف ومحمد. قال في الدر المختار (۲۸۶/۴): ويقولها يفتى.

(۱۴) باب الربا (جلد ۲، صفحہ ۲۳) میں مذاہب ائمہ کو جامع انداز میں پیش کرتے ہوئے حضرت تحریر فرماتے ہیں: قال أهل الظاهر: حرمة الربوا مقصورة على هذه الأشياء الستة، وهو حكم تعبدی. وقال الجمهور: بل عامة و معللة. ثم قال أبو حنيفة: العلة القدر أي الكيل والوزن واتحاد الجنس. وقال الشافعي: الثمنية في الثمنين والطعم في غيرها. وقال مالك: الثمنية في الثمنين وفي غيرها الإقتيات والادخار. وقيل: الادخار فقط. وعن أحمد روايات: الأولى كالحنفية، والثانية كالشافعي، والثالثة: العلة في الثمنين الثمنية وفي غيرها الطعم مع الكيل والوزن. انتهى من تعليق البخاري (ص ۲۹۰).

(۱۵) باب اخذ الحلال وترك الشبهات (جلد ۲، صفحہ ۲۸) میں حدیث عن عامر الشعبي أنه سمع النعمان بن بشير بن سعد صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يخطب الناس بحمص کے ضمن میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: ولأبي

^۳ راجع المبسوط (۳۳/۱).

عوانة من طريق أبي حريز بالحاء المهملة والزاي عن الشعبي أن النعمان خطب به بالكوفة. وجمع بينهما بأنه سمع منه مرتين، فإنه ولي إمرة البلديتين واحدة بعد أخرى، كذا في الفتح (١١٧/١).

(١٦) اسی باب کی تشریح میں امام نووی فرماتے ہیں: احتج بهذا الحديث على أن العقل في القلب لا في الرأس، وفيه خلاف مشهور، مذهب أصحابنا وجاهير المتكلمين أنه في القلب، وقال أبو حنيفة: هو في الدماغ. اس پر حضرت تحریر فرماتے ہیں: قال ابن تيمية في فتاويه (٣٠٣ / ٩): يقوله كثير من الأطباء، ونقل ذلك عن الإمام أحمد. ويقول طائفة من أصحابه: إن أصل العقل في القلب، فإذا كمل انتهى إلى الدماغ.^٤ وكونه في الدماغ يحكى عن مالك أخذنا من قوله في كتاب الجراح فبين أوضح رجلا موضحة فأفسد سمعه وعقله أن عليه ديتين، دية العقل والسمع ودية الموضحة. وأجاب عنه الأبي (٢٨٧/٤) بأن الله أجرى العادة بأنه إذا فسد الدماغ فسد العقل، أي فلا يؤخذ من قول مالك أنه قائل بكون العقل في الدماغ، والله أعلم. وهذا الفرع الذي نقل عن مالك قد نقل عن أبي حنيفة، فنسب إليه أيضًا القول المذكور، وأجاب عنه ابن أمير حاج في التقرير (١٦٢/٢) كما أجاز المازري.^٥

(١٧) باب تحريم الاختلاف في الاقوات (جلد ٢، صفحہ ٣١) میں حدیث کان سعید بن المسیب يحدث أن معمرا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من احتكر فهو خاطئ، فقيل لسعيد: فإنك تحتكر. كے ذیل میں حضرت شیخ تحریر فرماتے ہیں: القائل محمد بن عمرو بن عطاء كما في أبي داود (٢٧٢/٤).

(١٨) كتاب الأيمان (جلد ٢، صفحہ ٢٦) میں حدیث ولا تخلفوا بالطواغي كے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: لا يجوز الحلف بالأصنام والطواغي، ولا تجب بها الكفارة عند الأئمة الأربعة. وغلط الباجي والنووي والحافظ (٥٣٦/١١) فنقلوا عن الحنفية الانعقاد ووجوب الكفارة، ورد عليهم شيخنا في الأوجز (١٥٩/٤).

(١٩) باب صحبة المالك (جلد ٢، صفحہ ٥٣) میں حدیث عن عمران بن حصين أن رجلا أعتق ستة مملوكين له عند موته، لم يكن له مال غيرهم، فدعا بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم، فجزأهم أثلاثا، ثم أقرع بينهم، فأعتق اثنين، وأرق أربعة كے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: وبه قالت الأئمة الثلاثة وأهل الظاهر والجمهور، ولم يقل به حماد بن أبي سليمان وتلميذه أبو حنيفة، وذلك لأنها أنكرت القرعة. ولكن لا حجة بعد صحة الإسناد. ومما يتعلق بهذا الحديث ما أخرجه أحمد بن حنبل في العلل والتاريخ (٥٤٧/٢) حدثنا مؤمل قال حدثنا حماد بن زيد قال حدثنا محمد بن ذكوان، قال أحمد هذا خال ولد حماد بن زيد، قال: ذكر عند حماد بن أبي سليمان أن النبي صلى الله عليه وسلم أعتق اثنين وأرق أربعة أقرع بينهم، فقال حماد: هذا رأى الشيخ يعنى الشيطان. قال محمد: فقلت له: إن القلم رفع عن ثلاث عن المجنون حتى يفيق. فقال: ما تريد إلى هذا؟ قال: قلت: أنت ما أردت إلى هذا؟ قال أحمد: كان حماد تصيبه غشية يعني المؤتة. انتهى.

(٢٠) اسی صفحہ میں حدیث عن جابر بن عبد الله أن رجلا من الأنصار أعتق غلاما له عن دبر أربعة كے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: والرجل الأنصاري اسمه أبو مذکور، واسم الغلام المدير يعقوب، كما تقدم في الزكاة (٣٢٢/١).

^٤ یہاں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ کی عبارت ختم ہو جاتی ہے۔

^٥ راجع المعلم للمازري (٣١٤/٢)، وحكاہ عنه النووي.

(۲۱) باب حکم المحاربين والمرتبين (جلد ۲، صفحہ ۵۷) میں امام نووی کے ارشاد و مختلف العلماء فی المراد بهذه الآية الكريمة، فقال مالك: هي على التخيير فيخير الإمام بين هذه الأمور إلا أن يكون المحارب قد قتل فيتحتم قتله. وقال أبو حنيفة وأبو مصعب المالكي: الإمام بالخيار وإن قتلوا في ذيل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: في النقل عن أبي حنيفة نظر، فإن مذهبه أن فيه تفصيلا، وهو التقسيم والتوزيع كما هو مذهب الشافعي وأحمد، إلا أنهم إن أخذوا المال ولم يقتلوا قطعت أيديهم وأرجلهم من خلاف، وإن قتلوا ولم يأخذوا المال قتلوا. وإن قتلوا وأخذوا المال فقال الشافعي وأحمد: قتلوا وصلبوا، وقال أبو حنيفة: الإمام بالخيار في هذه الصورة الثانية بين أربعة، إن شاء قطع وقتل، وإن شاء قطع وصلب، وإن شاء قتلهم بلا صلب، وإن شاء صلبهم ثم قتلهم. وإن أخافوا السبيل ولم يأخذوا المال ولم يقتلوا، فينفوا من الأرض. واختلفوا في تفسير النفي، فقالت الحنفية: هو الحبس، وقالت الشافعية والحنابلة: هو التغريب. وأما الإمام مالك فقال بالتخيير مطلقا بين هذه العقوبات إلا في صورة القتل، فقال: يقتل كما حكاه النووي، لكن الذي في كتب المالكية هو التخيير، وهو الذي حكاه الباجي، وقال الدردير المالكي: ندب للإمام النظر بالمصلحة ولا يتعين عليه شيء بخصوصه، لأن "أو" في الآية للتخيير، (كذا في الأوجز ۶/۷۱). وهو الذي ذكره الحافظ (۱۲/۹۸) عن مالك. قال الحافظ: واختلفوا في المراد بالنفي في الآية، فقال مالك والشافعي: يخرج من بلد الجناية إلى بلدة أخرى، زاد مالك: فيحبس فيها. وعن أبي حنيفة: بل يحبس في بلده. آگے اسی صفحہ میں امام نووی کے ارشاد فقال بعض السلف کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: ابن سيرين. آگے اسی صفحہ میں امام نووی کے ارشاد وقيل: ليس بمسوخ کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: القائل ابن الجوزي.

(۲۲) باب استجاب لعن الاصلح والقصة (جلد ۲، صفحہ ۱۷۵، سطر ۱۶) میں سند حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال نا أبي قال نا سفيان بن عيينة عن أبي الزبير عن جابر کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: قوله نا سفيان بن عيينة كذا في النسخ الهندية، وهو خطأ من الكاتب، والصواب: نا سفيان، كما في النسخة التي على هامش القسطلاني (۸/۲۷۹) وهو الثوري، وذكره المزي في التحفة (۲/۳۰۳) في أحاديث الثوري عن أبي الزبير عن جابر.

(۲۳) باب فضيلة الخل والتاديب (جلد ۲، صفحہ ۱۸۲) میں حدیث نعم الإدام الخل کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: قال في تطريز الديباج في ترجمة محمد بن محمد المقرئ (ص ۲۵۱) أنه قال: سمع بعض يهودي بحديث: نعم الإدام الخل. فأكثر ذلك حتى كاد يصرح بالقدح. فبلغ ذلك بعض العلماء، فأشار على الملك بقطع الخل وأسبابه عن اليهود سنة. قال: فما تمت سنة حتى ظهر فيهم الجذام. انتهى.

(۲۴) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی مشہور حدیث (جلد ۲، صفحہ ۲۱۶) قال النبي صلى الله عليه وسلم: على رسلكما، إنها صفة بنت حبي. فقالا: سبحان الله يا رسول الله، قال: إن الشيطان يجري من الإنسان مجرى الدم، وإني خشيت أن يقذف في قلوبكما شرا، أو قال: شيئا کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: اختلف أهل العلم في هذا الحديث طائفتين، فأكثره بعضهم واستبعد صحته. قال أبو الشيخ: إنه حديث غير محفوظ. وقال الحافظ مغلطاي في التلويح: ظن السوء بالأنبياء عليهم السلام كفر بالإجماع، ولهذا إن البزار لما ذكر حديث صفة هذا قال: هذه أحاديث منكرين، لأن النبي صلى الله عليه وسلم كان أظهر وأجل من أن يرى أن أحدا يظن به ذلك، ولا يظن برسول الله صلى

اللہ علیہ وسلم ظن السوء إلا کافر أو منافق. فإن قال قائل: هذه الأخبار قد رواها قوم ثقات ونقلها أهل العلم بالأخبار؟ قيل له: العلة التي بينها لا خفاء بها، ويجب على كل مسلم القول بها والذب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، وإن كان الراوون لها ثقات، فلا يعرفون عن الخطأ والنسيان والغلط. وارتضى هذا الكلام العيني في شرح البخاري (۳۸۴/۵). ومال الأكترون إلى صحة هذا الحديث، منهم صاحبنا الصحيح وغيرها، وهو الصواب. وذكر العلماء في معناه قولين، وهما محكيان عن الإمام الشافعي. پھر حضرت نے دونوں توجیہ تحریر فرمائی۔

(۲۵) باب لكل داء دواء (جلد ۲، صفحہ ۲۲۵) میں حدیث حدیثنا أحمد بن یونس قال نا زهير قال نا أبو الزبير کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: أخرجه الحاكم (۴/۱۷۷) من طريق زهير بن معاوية وقال: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، وأقره الذهبي. وهو وهم. وزاد الذهبي برمز البخاري إن صح الرمز، والله أعلم.

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے علمی کارنامے

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں کوئی بھی کتاب مستقل تصنیف کی غرض سے تحریر نہیں فرمائی۔ اخیر زندگی میں آپ نے صحیح بخاری کے حواشی کو ترتیب دینا شروع کیا اور اسکو شائع کرنے پر اتفاق کیا۔ اس سے قبل اپنے علمی مکتوبات اور بعض رسائل کو شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی جو نوادر الفقہ، نوادر الحدیث، اور البیواقیث الغالیہ کے نام سے مطبوع ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے قیمتی تعلیقات و علمی کارنامے ہیں جن میں سے کچھ اہم یہاں درج کئے جاتے ہیں:

(۱) نبراس الساری فی ریاض البخاری: یہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی بخاری شریف پر ذاتی تعلیقات کا مجموعہ ہے۔ اسکی دو جلد شائع ہو کر منظر عام پر آچکی ہے جو موافقت الصلاۃ کے اخیر تک ہے اور عنقریب تیسری اور چوتھی جلد بھی شائع ہو جائے گی جو کتاب البیوع تک ہوگی۔ اسکے بعد بھی حضرت کے حواشی و تعلیقات آخر کتاب تک موجود ہے، ان شاء اللہ العزیز۔ حضرت مولانا ایوب صاحب مدظلہ کی جدوجہد سے آخر کتاب تک یہ حواشی طبع ہونگے۔

(۲) فتح الباری پر تعلیقات: حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو حافظ ابن حجر اور انکی فتح الباری سے خاص انس رہا، پوری فتح الباری میں حضرت کے عربی تعلیقات موجود ہیں، بہت سے مواقع میں جہاں حافظ ابن حجر سے تعیین نہ ہو سکی یا کوئی روایت نہیں ملی یا نقل میں چوک واقع ہوگی، حضرت اس پر متنبہ فرماتے ہیں۔

(۳) کتاب التوحید: یہ بخاری شریف کے آخری ابواب کے درسی افادات ہیں جو اردو میں مطبوع ہے، ۲۰۰۲ھ کے درس کی ٹیپ کیسیٹ سے حضرت مولانا ایوب صاحب نے نقل کی ہے۔ اس کتاب سے اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت از اول تا آخر پوری کتاب پر مفصلاً کلام فرماتے تھے۔

(۴) الفیض الجاری فی دروس البخاری: یہ حضرت کی درس بخاری کے اردو افادات ہیں جو حضرت مولانا ایوب صاحب نے اپنے ہاتھ سے قلمبند فرمائے تھے اور حضرت نے اس پر نظر ثانی بھی کی تھی اور تصحیح بھی، اسکی پہلی جلد طبع ہو چکی ہے جو مقدمہ کے ساتھ ساتھ بدء الوحی اور کتاب الایمان پر مشتمل ہے۔ یہ ۱۳۹۲ھ ۱۹۷۲ء کی تقریر ہے اور یہ مواقیت الصلاة تک چلے گی۔ آگے پھر ۱۴۰۲ھ کی تقریر سے طبع ہوگی۔ چنانچہ الفیض الجاری کی آخری جلد بھی طبع ہو چکی ہے جو کتاب الاکراه والجلل سے لیکر آخر کتاب تک ہے۔ کتاب التوحید جسکا تذکرہ ابھی ہوا وہ بھی اس میں شامل ہے۔ یہ سب ۱۴۰۲ھ کی تقریر ہے۔

(۵) صحیح مسلم و شرح نووی پر تعلیقات: اسکا ذکر اوپر آچکا۔

(۶) بذل الجہود پر تعلیقات: سنن ابوداؤد حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی زمانہ میں زیر تدریس رہی، حضرت بذل الجہود کا پرانا نسخہ استعمال فرماتے تھے اور پوری کتاب میں حضرت کے بہترین اور قیمتی حواشی موجود ہے۔ حضرت نے اپنی حیات میں انکی طباعت کا خیال بھی ظاہر فرمایا تھا۔

(۷) مقدمہ ابوداؤد شریف: عربی میں امام ابوداؤد اور انکی سنن کے متعلق بہترین مقدمہ ہے جو غیر مطبوع ہے۔ ان شاء اللہ العزیز البواقیت الغالیۃ کی پانچویں جلد میں طبع ہوگا۔

(۸) سنن الترمذی پر تعلیقات: صحاح ستہ میں صرف سنن الترمذی حضرت کے زیر تدریس نہیں آئی، لیکن پوری کتاب پر حضرت کے حواشی موجود ہیں جو انتہائی مفید ہے۔ نیز کتاب الصلاة کے بعض اجزاء کی مستقل شرح بھی حضرت نے اپنے ہاتھ سے تحریر فرمائی تھی۔

(۹) سنن ابن ماجہ پر تعلیقات: بندہ کو یہ دیکھنے کی سعادت حاصل نہ ہو سکی۔

(۱۰) سنن نسائی پر تعلیقات: بندہ کو یہ دیکھنے کی سعادت حاصل نہ ہو سکی۔

(۱۱) موطا امام محمد: بندہ کو یہ دیکھنے کی سعادت حاصل نہ ہو سکی، حضرت نے موطا محمد چالیس سال سے زائد پڑھائی۔

(۱۲) مشکاة المصابیح پر تعلیقات: ابتدائی زمانہ میں حضرت کے زیر تدریس رہی، پوری کتاب میں حضرت کے مفصل حواشی ہیں، اگر طبع ہو جائے تو نبراس الساری کی طرح امت کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہوگا۔

(۱۳) مقدمہ مشکاة المصابیح: علم حدیث کے متعلق بہترین مقدمہ ہے جیسا کہ اوپر ذکر آچکا، نیز امام بغوی اور خطیب تبریزی کے حالات اور ملہ متعلق بالکتاب پر مشتمل ابحاث ہے۔

(۱۴) البواقیت الغالیۃ فی تحقیق و تخریج الاحادیث الغالیۃ: یہ چار جلد میں مطبوع ہے۔ جلد اول و ثانی میں مختلف مضامین پر عربی وارد میں سوالات و جوابات ہیں، نیز کچھ عربی اجزاء و مسائل بھی ہیں جیسے ارشاد اللیب الی حدیث التحبیب، ترجمہ الشیخ محمد زکریا الکاندھلوی وغیرہ۔ نوادر الفقہ اور نوادر الحدیث میں جو کچھ ہے تقریباً سب ہی البواقیت الغالیۃ کی ان دو جلدوں میں آچکا

ہے۔ جلد ثالث و رابع مکمل عربی میں ہے۔ جلد ثالث میں صحیح بخاری کے منتخب ابواب پر اجزاء کے ساتھ ساتھ مختلف اور اجزاء ہیں، جیسے: جزء ارشاد القاصد الی ما تکرر فی البخاری بسند واحد، جزء تخریج احادیث انما الاعمال بالنیات، اصول عدیدہ فی وضع الابواب والترجم صحیح الامام البخاری، الامام مسلم و کتابہ الصحیح، حواش و تعلیقات علی مقدمہ صحیح مسلم، جزء الاسراء والمعراج، جزء حدیث لایزال الدین عزیز الی اثنی عشر خلیفہ، جزء تخریج حدیث تفرق امتی علی ثلاث و سبعین فرقة، انباء العوالم بنقوش الخواتم، الماء المعین فی ثبوت الاربعین، تخلیة الحواشی، تخریج احادیث اصول الشاشی، التانس بذکر اسانید الشیخ محمد یونس۔ جلد رابع میں سنن اربعہ میں جن جن احادیث پر وضع کا حکم لگایا گیا ہے، ایک ایک حدیث پر مفصلاً کلام ہے، محدثانہ عادلانہ تجزیہ ہے، اکثر مواضع میں موضوع نہ ہونے کو ثابت کیا ہے، نہایت مفید مجموعہ ہے۔

(۱۵) نوادر الفقہ: اس کا ذکر اوپر آچکا، فقہ سے متعلق حضرت کے سوالات و جوابات کا مجموعہ، یہ مطبوع ہے اور الیواقیت الغالیۃ میں تقریباً سب ہی مضامین شامل کر لئے گئے ہیں۔

(۱۶) نوادر الحدیث: اس کا ذکر اوپر آچکا، حدیث سے متعلق حضرت کے سوالات و جوابات کا مجموعہ، یہ مطبوع ہے اور الیواقیت الغالیۃ میں تقریباً سب ہی مضامین شامل کر لئے گئے ہیں۔

(۱۷) مسلمات یعنی الفضل المبین فی المسلسل من حدیث النبی الامین ﷺ پر تعلیقات: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ کے رسائل پر حضرت کے بہترین حواشی ہیں، ہر سال کے اخیر میں حضرت مسلمات کا درس دیتے تھے اور اجازت حدیث بھی مرحمت فرماتے تھے۔ شعبان ۱۲۳۸ھ میں حضرت نے ارشاد فرمایا تھا: ”الفضل المبین کے نسخہ متداولہ میں سقطات اور تصحیفات بہت ہیں۔“

(۱۸) مقدمہ ہدایہ: عربی میں امام مرغینانی اور انکی مشہور کتاب ہدایہ کے متعلق مختصر مقدمہ ہے جو غیر مطبوع ہے۔ ان شاء اللہ العزیز الیواقیت الغالیۃ کی پانچویں جلد میں شامل کر دیا جائیگا۔

(۱۹) مقدمہ معانی الآثار: عربی میں امام طحاوی اور انکی مشہور کتاب معانی الآثار کے متعلق مختصر مقدمہ ہے جو غیر مطبوع ہے۔ ان شاء اللہ العزیز الیواقیت الغالیۃ کی پانچویں جلد میں شامل کر دیا جائیگا۔

(۲۰) ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ: عربی میں عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما کے متعلق بہترین مجموعہ ہے۔ ان شاء اللہ العزیز الیواقیت الغالیۃ کی پانچویں جلد میں شامل کر دیا جائیگا۔

(۲۱) جزء رفع الیدین: ان شاء اللہ العزیز الیواقیت الغالیۃ کی پانچویں جلد میں شامل کر دیا جائیگا۔

(۲۲) جزء القران خلف الامام: ان شاء اللہ العزیز الیواقیت الغالیۃ کی پانچویں جلد میں شامل کر دیا جائیگا۔

(۲۳) جزء آئین: ان شاء اللہ العزیز الیواقیت الغالیۃ کی پانچویں جلد میں شامل کر دیا جائیگا۔

(۲۴) جزء المحراب: ان شاء اللہ العزیز الیواقیت الغالیۃ کی پانچویں جلد میں شامل کر دیا جائیگا۔

۲۵) مسند عبد بن حمید پر تعلیقات: بندہ کو یہ دیکھنے کی سعادت حاصل نہ ہو سکی۔

۲۶) تقریب التذیب پر تعلیقات: ان سے حضرت کی وسعت نظر اور اسمااء الرجال میں تبحر کا اندازہ ہوتا ہے۔

۲۷) الاصابہ فی تمییز الصحابہ پر تعلیقات۔

۲۸) التاریخ الکبیر پر تعلیقات۔

۲۹) رد المحتار پر تعلیقات: حضرت رحمۃ اللہ علیہ اسکا تذکرہ فرماتے رہتے تھے، لیکن آپ کے کتب خانہ میں یہ کتاب نہیں ہے، بظاہر

حضرت نے اپنی زندگی ہی میں یہ کتاب مدرسہ مظاہر العلوم جدید یا مدرسہ مظاہر العلوم قدیم یا کسی شاگرد کو دیدی تھی، اگر

کسی کو اس کو اس سلسلہ میں معلومات ہو تو ضرور بندہ سے رابطہ قائم کرے۔

۳۰) حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط اور مکاتیب: یہ تعداد میں زیادہ نہیں، لیکن قیمتی مواعظ و نصائح پر مشتمل ہونے کے ساتھ

ساتھ حضرت کے اخلاق حسنہ و کریمانہ مزاج پر دل ہے۔

اسکے علاوہ اور بھی بہت سی کتابیں ہیں جن میں حضرت کے قیمتی حواشی و تعلیقات موجود ہیں۔ نیز حضرت کے درسی افادات حضرت کے

بہت سے شاگردوں کے پاس موجود ہیں۔ مولانا رشید بن مولانا ہاشم جو گواڑی اور ہماری والدہ محترمہ نے ملکر بھی حضرت کی پوری

درس بخاری کی تقریر ٹیب کیسیٹ سے تحریر کی ہے جو کئی جلد پر مشتمل ہے۔ اسکے علاوہ اور حضرات کے پاس بھی اس قسم کی تقریر

موجود ہے۔ حضرت مولانا سلمان صاحب مدظلہ نے اپنے پڑھنے کے زمانہ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مشکاة المصابیح کی تقریر ضبط کی تھی

جو انتہائی مفید ہے، بہت سے مدرسین اس سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارے محتاط اندازہ کے مطابق حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کم از کم

دس ہزار شاگرد ہونگے جو حضرت سے مظاہر العلوم سہارنپور میں فیض یاب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے فیوض سے امت کو مستفید

فرمائے اور ان کی طباعت و نشر و اشاعت کا غیب سے انتظام فرمائے۔

یوسف شبیر احمد عفا اللہ عنہ، خادم الحدیث والسنة النبویة، بلیکبرن، یو کے

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ، ۱۲ فروری ۲۰۱۸ء